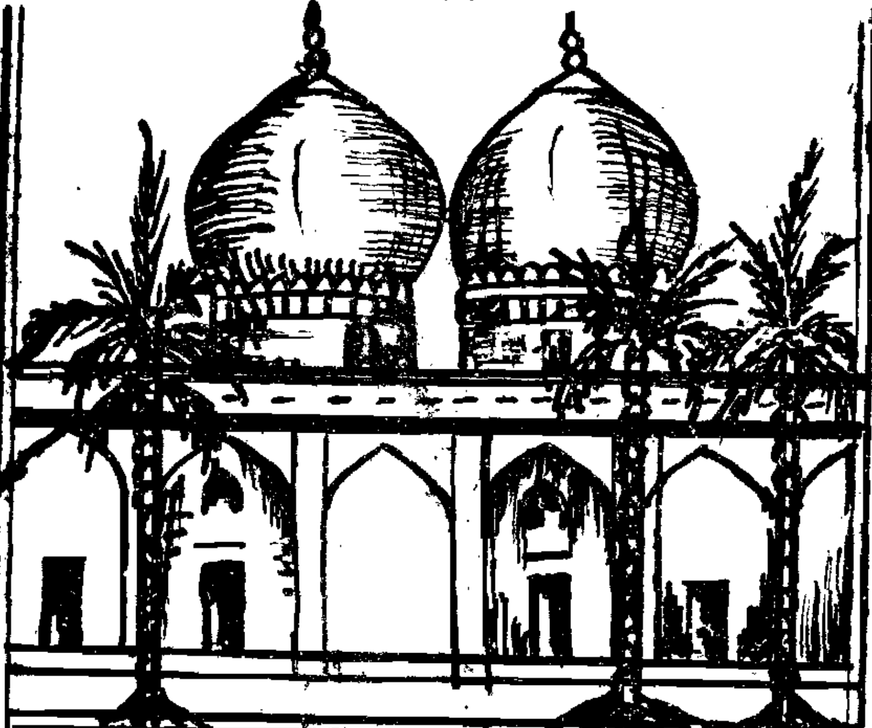

# مرثیہ ۱

جب کربلا میں عترتِ اطہار لُٹ گئی
اور بارگاہِ حیدرؑ کرار لُٹ گئی
یعنی سب آلِ احمدؐ مختار لُٹ گئی
بالکل حسینؑ پیاسے کی سرکار لُٹ گئی

بیداد لشکر عمرِ نابکار سے
سادات نکلے خیمہ سے زہراؑ مزار سے

۲
مقتل کے سامنے حرم آقا کے گر پڑے
اک جاں نثار خاک پہ زہراؑ کے گر پڑے
اور پہلوؤں میں بچے بھی آ آ کے گر پڑے
عابدؑ وفورِ ضعف سے تھرا کے گر پڑے

آیا نہ کوئی غش سے اُٹھانے کے واسطے
زنجیر لایا شمر پنہانے کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com



۳

عابدؑ نے غش میں نام جو زنجیر کا سُنا
زنجیر و طوق دیکھ کے بیمار نے کہا
ناطاقتی میں درد سے پھر چشم وا کیا
کیوں منصفو یہی ہے مرے درد کی دوا
بیمار و ناتواں ہوں اور تشنہ کام ہوں
یارو امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں

۴

پہناتے ہیں جو بیڑیاں میری خطا ہے کیا
سمجھا میں ہتکڑی کے پہنانے کا مدعا
ہاں بابا قتل ہو گئے میں زندہ رہ گیا
عباسؑ کی طرح نہ کٹے ہاتھ کیوں بھلا
اصغرؑ کی طرح حلق نہ زخمی ہوا مرا
ہے ریسمان و طوق کے قابل گلا مرا

۵

عابدؑ کے سمت روتی چلی بنت مرتضیٰؑ
لیکن گلے کے بندھنے سے دم ہوتا ہے خفا
دیکھا کہ قید ہو چکا ہے وہ شکستہ پا
بولی بھتیجے تیری اسیری پہ میں فدا
تھا غم تمہیں نہ تیغ سے میرا گلا ملا
اب خوش ہوئے کہ ورثۂ شیر خدا ملا

۶

بیمار سے یہ کہہ رہی تھی بنت مرتضیٰؑ
باندھو رسن سے بازوئے اولاد مصطفیٰؐ
اتنے میں فوج سے عمر سعد نے کہا
لے لے کے ریسماں بڑھے بانیٔ جفا
پر شمر بے حیا سوئے زینبؑ رواں ہوا
پھر فاطمہؑ کی آل میں محشر عیاں ہوا

۷

لے کر رسن قریب جو آیا وہ بد صفات
منہ کر کے قتل گاہ کی جانب کہی یہ بات
غیرت سے کانپی خواہر شبیرؑ نیک ذات
اے بھائی دیکھو باندھتا ہے شمر میرے ہات
فریاد ریسماں اب آئی مرے لئے
ہاتھوں سے سر نہ پیٹنے پائی ترے لئے

Presented by www.ziaraat.com

۸
القصہ لٹ گئے حرم سبطِ مصطفیٰ — مقتل کی سمت رونے کو سب قافلہ چلا
پیدا ہوئی یہ لاشۂ عباسؑ سے صدا — سیدانیو بھتیجی سے شرمندہ ہے چچا

مقتل میں رو کے پھر مرے رونے کو آئیو
سقے کی لاش پر نہ سکینہؑ کو لائیو

۹
ناگہ سنی سکینہؑ نے لاشہ کی یہ صدا — چاروں طرف نگاہ کی اور رو کے یہ کہا
اے اماں ڈھونڈو بول رہے ہیں کہیں چچا — لیتے ہیں میرا نام میں اس پیار کے فدا

تم قتل گہ کو جاؤ میں دریا کو جاؤں گی
سب روئیں گے یہاں میں وہاں خاک اڑاؤں گی

۱۰
پھر ننھے ننھے بچوں سے بولی وہ نیک خو — ہمجولیو خدا کے لئے میرا ساتھ دو
میرے چچا کے رونے کو چلتے ہو تو چلو — رو کر بچی پکاری کہ مجھ کو بھی ساتھ لو

مقتل میں روئیں سب شہِ ابرار کے لئے
ہم تم سر اپنا پیٹیں علمدار کے لئے

۱۱
یہ سنتے ہی سکینہؑ نے تھاما بچی کا ہاتھ — اور ننھے ننھے بچے چلے اس کے ساتھ ساتھ
زینبؑ کے گرد تھے حرم شاہ نیک ذات — اک قتل گہ کو چلا اک سوئے فرات

اس قافلہ کی روحِ علی پیشوا ہوئی
یاں ساتھ بال کھول کے خیر النساء ہوئی

۱۲
پہنچی سکینہؑ لاش پہ جس دم لبِ فرات — مجرے کو دور سے جھکی رکھ کر جبیں پہ ہاتھ
اور سر پہ ہاتھ بچوں نے بھی رکھے اس کے ساتھ — بولی سکینہؑ العطش اے عمِ نیک ذات

لے کر بلائیں مرشد کی پھر وہ لپٹ گئی
سقے کی لاش شرم کے مارے الٹ گئی

Presented by www.ziaraat.com

۱۳
منھ رکھ کے پشتِ لاش پہ اپنا وہ بدحواس
سقہ بھی پاس پانی بھی پاس اور میں بھی پاس
کہتی تھی کیا غضب ہے کہ اب بھی مجھے ہے پیاس
کہہ ننھے ہاتھ جوڑ کے کرتی تھی التماس

کیا پانی پی لیا ہے جو رو پوش ہوتے ہو
میں صدقے چشم زخم سے کیوں خون روتے ہو

۱۴
اس حرف سے ہوا تنِ بے روح کو یہ غم
کرنے لگا خطاب یہ دریا سے دم بدم
ایک ایک عضو کانپ گیا سر سے تا قدم
نہر فرات تجھ کو مری پیاس کی قسم

شرمندہ ہوں میں دخترِ شاہِ مدینہ سے
پانی اگر پیا ہو تو کہہ دے سکینہؑ سے

۱۵
تب نہر علقمہ سے ندا آئی آہ آہ
حاشا جو کی ہو پانی پہ رغبت سے بھی نگاہ
پیاسا ہوا سکینہؑ کا سقہ خدا گواہ
اے لاڈلی حسینؑ کی محبوبۂ الہ

اب تک تمہارے سقہ نے لب تر کیا نہیں
کوثر کا پانی لائے تھے حیدرؑ پیا نہیں

۱۶
زینبؑ لب فرات گئی سب کو لے کے ساتھ
ہے مُردے کے گلے میں پڑے چھوٹے چھوٹے ہاتھ
دیکھا چچا کی لاش پہ غش ہے وہ نیک ذات
سب نے بہت پکارا مگر اُس نے کی نہ بات

بانوؑ پکاری یوں تو یہ آنکھیں نہ کھولے گی
عباسؑ کی قسم اسے دو گے تو بولے گی

۱۷
شانہ ہلا ہلا کے یہ چلائیں بی بیاں
اے بی بی آنکھیں کھولو کہ ہے بیقرار ماں
عباسؑ کی قسم تمہیں بولو سکینہؑ جاں
آنسو سر حسینؑ کے نیزے پہ ہیں رواں

آنکھوں کو کھولا سب کی طرف اک نگاہ کی
پھر لاش سے لپٹ گئی اور دل سے آہ کی

مرثیہ نمبر ۲